فتاویٰ حامدیہ

تصنیف:

حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں

قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ

جمع و ترتیب

مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی

مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

شبیر برادرز ۴۰ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

فتاویٰ حامدیہ

تصنیف

حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ

جمع و ترتیب

مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

ناشر:

شبّیر برادرز ۴۰۔ اردو بازار لاہور

نام کتاب :- فتاویٰ حامدیہ

نام مصنف :- حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ

نام مرتب :- مولانا محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

ناشر :- شبیر برادرز ۴۰-بی، اردو بازار، لاہور

تقسیم کار

حسب فرمائش :- شہزادہ تاج الشریعہ حضرت مولانا محمد عسجد رضا خاں قادری، بریلوی

پروف ریڈرس :- مولانا احتشام الدین، مولانا یونس رضا، مولانا جمیل اختر، مولانا محمد احسن رضوی
حافظ محمد ضیاء الحق قادری، حافظ محمد شاہد رضا

صفحات :- ۴۵۶/456 چار سو چھپن صفحات

تعداد :- ایک ہزار

سن اشاعت :- سنہ ۲۰۰۴ء

ہدیہ :- 200 روپے

فتاویٰ حامدیہ

کتاب

الحظر والاباحۃ

حضور پرنور مرشد برحق سیدی ومولائی حجۃ الاسلام شیخ الانام
مولانا المفتی الشاہ محمد حامد رضا خانصاحب قبلہ

دامت برکاتہم القدسیۃ ومتع اللہ المسلمین بطول بقائہم ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد اشتیاق آستانہ بوسی معروض، حضور والا اس وقت مسلم لیگ مسلمانان اہلسنت کے دین وایمان کے لئے جس قدر تباہ کن وبیخکن ثابت ہورہی ہے، کسی سنی مسلمان پر مخفی نہیں، اس کے چاروں مقاصد اساسیہ مشتمل بر محرمات وضلالات و بطالات بلکہ منجر بکفریات ہیں اس کے آل انڈیا لیڈران اپنی تقریروں میں کھلم کھلا کہہ رہے ہیں کہ اہلسنت ووہابیہ وروافض کے تفرقے مٹادو سب کو آپس میں ملادو، صاف صاف پکار رہے ہیں کہ ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کے سوالات کو اس وقت مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے سے افتراق واختلاف پیدا ہوتا ہے لہٰذا ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات کو دفن کردینا چاہئے، مولویوں نے مذہب کی دوکانیں کھول رکھی ہیں ہمیں اس وقت ان کا بائیکاٹ کردینا چاہیئے، خاکساروں سے بڑھ کر مرتدین وکفار اس زمانے میں اور کون ہوں گے جن پر حکیم الامتہ الوہابیہ اشرف علی تھانوی کو بھی فتوئ تکفیر دینا پڑا۔

مگر مسلم لیگ کے ذمہ دار لیڈران ان کفار خاکسار کو اسلام کا رازدار بتارہے ہیں کانگریس کے مقابلے میں خاکساروں کی حمایت ودلسوزی کے مرثیئے گارہے ہیں

لیگی اخبارات شور مچار ہے ہیں کہ عنایت اللہ خاں مشرقی نے "تذکرہ" میں قرآن پاک کے حقائق ومعارف ظاہر کئے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ ایسی حالت میں ہر ایک سنی مسلمان پر روشن ہے کہ مسلم لیگ اس وقت سنی مسلمانوں کے دین ومذہب کی کانگریس سے بھی زیادہ دشمن ہے۔

سنی علماء پر فرض ہے کہ وہ کانگریس کے ساتھ ساتھ اس لیگ خبیث کا بھی واضح طور پر رد فرمائیں اور سنی مسلمانوں کو لیگ کے فتنۂ عظمیٰ سے بچائیں مگر نہایت ادب کے ساتھ معافی مانگتے ہوئے خدمت اقدس میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں یہ خبر ملی ہے کہ سرکار والا تبار خاک بدہن بدمذہباں مسلم لیگ پر رد فرمانے سے سکوت فرماتے ہیں، بلکہ جو لوگ مسلم لیگ پر رد کر رہے ہیں حضور والا ان پر ناراض ہیں بلکہ یہاں تک یہاں کہا جاتا ہے کہ حضور والا شرکت مسلم لیگ کو مخمصہ وضرورت کے ماتحت لا کر معاذ اللہ سنی مسلمانوں کو اس کی رخصت شرعیہ دیتے ہیں ہم خدام بارگاہ رضوی کو بالخصوص مجھ سگ آستانہ رضویہ کو ظن غالب ہے اور جس مسند پاک پر سرکار جلوہ گر ہیں اس کو دیکھتے ہوئے یقین کامل ہے کہ یقیناً یہ خبر جھوٹی ہو گی۔

لہٰذا عرض کرتا ہوں کہ اس الزام سے حضور والا اپنی ذات مقدس صفات کی تبریت بہت جلد تحریر فرمائیں اس تحریر منیر پر سرکار کے دستخط شریف اور مہر اقدس ضرور ثبت ہوں تاکہ ہم غلاموں کو اطمینان حاصل ہو اور جن لوگوں نے یہ خبر وحشت اثر دی

ہے ان کی زبان بند کی جاسکے، یہ عریضۂ نیاز جناب مولانا مولوی سردار احمد صاحب قادری گورداسپوری زید مجدہم کی معرفت حاضر خدمت کرتا ہوں تاکہ وہ ایسے وقت جو حضور والا کی فرصت کا ہو خدمت اقدس میں پیش کریں اور حضور والا اس کا جو کچھ جواب عطا فرمائیں وہ میرے نام روانہ فرمائیں والسلام مع التبجیل والاکرام۔

حضور والا کا حلقہ بگوش حاجی عثمان عبداللہ کھتری قادری رضوی حامدی عفی عنہ

رضوی ...پ فیکٹری جام جودھپور کاٹھیاواڑ شنبہ ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ

مکرر عرض ہے کہ یہ عریضۂ نیاز پہلے جناب مولانا مولوی سردار احمد صاحب کی معرفت بذریعۂ رجسٹری حاضر خدمت کیا تھا اب تک اس کے جواب سے مشرف نہ ہوا لہٰذا آج دوبارہ یہی عریضہ براہ راست خدمت اقدس میں حاضر کرتا ہوں والسلام مع التعظیم والاکرام۔

چہارشنبہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ

(الجواب) برخوردار سعادت آثار حامیٔ سنت عزیز طریقت سیٹھ عثمان عبداللہ سلمہ المولیٰ تعالیٰ، آپ کا مسرت نامہ موصول ہوا حالات مندرجہ سے آگاہی ہوئی تمہاری خیرت معلوم ہو کر مسرت ہوئی، میں ضعیف ونحیف تمہیں معلوم ہے کہ ایک مدت مدیدہ تک علالت شدیدہ برداشت کر کے مولیٰ تعالیٰ نے حیات تازہ عطا فرمائی، میں اپنے دل ودماغ کی کمزوری کے باعث کوئی دماغی محنت کرنے کے ناقابل ہوں۔

میرے اوپر جوافترائت واتہامات اٹھائے جارہے ہیں ان کی نسبت صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ "اِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی" یعنی اللہ ہی کی طرف شکوہ ہے مفتریوں کو یہ وعید قرآنی کافی ہے کہ:

اِنَّمَا یُفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِآیَاتِ اللّٰہِ یعنی جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ (کنزالایمان)

میرے احباب کوضروران افترائت سے روحانی صدمہ وقلبی اذیت پہنچی ہوگی اورقران عظیم ارشادفرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِمَااکْتَسَبُوْافَقَدِ احْتَمَلُوْابُھْتَانًاوَّاِثْمًامُّبِیْنًا یعنی اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سرلیا۔ (کنزالایمان)

ان باتوں سے جو آپ نے مجھ کولکھیں مجھے سخت اذیت اورروحی صدمہ پہنچا۔ حدیث میں ہے:

"من اذی مسلمافقداذانی" یعنی جس نے کسی مسلمان کو اذیت دی بے شک اس نے مجھے اذیت دی۔ (فاروقی)

میں خوب سمجھتا ہوں کے یہ مراسلہ آپ کا مراسلہ نہیں ع

کب سلیقہ ہے فلک کو یہ ستمگاری میں ☆ اور ہی کوئی ہے اس پردۂ زنگاری میں

خیر وہ کوئی بھی ہو اسے ایک یہ حدیث پہنچا دیجئے:

"ملعون من ضار مومنا او مکر جو مسلمان کو مضرت پہنچائے یا اس کے ساتھ مکاری کرے تاجدار دو عالم ﷺ کی بارگاہ سے وہ ملعون ہے رواہ الترمذی عن ابی بکر الصدیق (رضی اللہ تعالی عنہ) وقال ھذا حدیث غریب"

دوسری حدیث میں ہے:

"من ضار مومنا ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ یعنی جس نے مسلمان کو مضرت پہنچائی یا پھوٹ ڈالی وہ ملعون ہے اللہ اسے مضرت دے گا"

قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا یعنی بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ ان کے لئے ذلت

کاعذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

عزیزم! حضور تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا ارشاد سنا کہ جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا پہنچائی ارشاد قرآنی سنا کہ جو لوگ ایمان والے مردوں، عورتوں کو اذیت دیتے ہیں وہ لوگ اللہ عزوجل کو ایذا دیتے ہیں انہوں نے اپنے سر لیا کھلا بہتان اور اس ارشاد ربانی میں صاف صاف ارشاد ہوا کہ:

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا" یعنی بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ ان کے لئے ذلت کا عذاب یار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

یہ سارے کرتوت اہلسنت میں پھوٹ ڈالنے اور امام اہلسنت حضور پر نور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے قلب انور کو ان کے مزار اطہر میں اذیت پہنچانے والے ہیں وہ یقیناً اللہ کے سچے محبوب عاشق رسول سچے نائب غوث الوریٰ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلی ابنہ الکریم وبارک وسلم تھے اور بحمدہ تعالیٰ انھوں نے مجھے اپنا سچا جانشین کیا اور میں نے مولانا عبد الباری لکھنوی کے ساتھ انھیں کی روش برتی جبکہ وہ لکھنؤ کے ریلوے

اسٹیشن پر میرے استقبال کے لئے آئے تھے اوران کے ہمراہ لکھنؤ کے بڑے بڑے جاگیر داراور روساء و علماء سینکڑوں کی تعداد میں تھے میری گاڑی کے آنے پر میرے سیکنڈ کلاس کے ڈبے کے پاس بسرعت آئے اور جب میں اترا انہوں نے سلام کیا میں نے جواب نہ دیا انہوں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا میں نے ہاتھ مصافحہ کو نہ دیا میں ویٹنگ روم کی طرف بڑھا وہ میرے پیچھے پیچھے آئے اور دیر تک میری شرکت کے لئے اصرار کرتے رہے میں نے صاف کہہ دیا کہ جب تک میرے اور آپ کے درمیان مذہبی صفائی نہ ہو جائے میں آپ سے نہیں مل سکتا نہ آپ کے جلسے میں شرکت کروں نہ آپ سے میل جول رکھوں اور بحمدہ تعالیٰ میری اس روش سے انہیں متاثر ہونا پڑا اور انہوں نے صدرالافاضل مولانا مولوی نعیم الدین صاحب کے بالمشافہ توبہ نامہ تحریر فرمایا اس کے بعد میں ان سے ملا۔

عزیزی مولوی حشمت علی صاحب اس کے شاہد ہیں عزیزم پھر مجھ پر یہ افتراء کہ میں بد مذہبوں کے ساتھ میل جول اتحاد وارتباط روا رکھتا ہوں، کہاں تک قابل یقین ہوسکتا ہے؟ میں ہرگز ہرگز مسلم لیگ میں شریک نہیں ہوا تھا واللہ علی ما اقول وکیل.

بلاشبہ بحالت موجودہ لیگ قابل اصلاح ہے، اس میں بہت سی شرعی خامیاں ہیں، میں نے ہرگز آج تک کسی سے اس کی شرکت کو نہ کہا و کفی باللہ شہیدا ہاں

بعض اوقات جب مجھ سے اس کے متعلق سوال ہوا تو میں نے اس کے شرعی نقائص پر روشنی ڈالی، ہاں اتنا ضرور کہ جو سنی رضوی اس میں کسی غرض شرعی یا محض ناواقفی سے اس میں شریک ہو گئے ہیں ان کی نسبت میں کوئی سخت حکم نہیں لگاتا اور یہ شرعی نقطۂ نظر سے کہتا ہوں اس کے لئے میرے ذہن میں دلائل ہیں، اس سے مجھے لیگ کی حمایت مقصود نہیں بلکہ اپنے سنی رضوی بھائیوں کو تکفیر و تضلیل و تفسیق سے بچانا مقصود ہے، میرے سامنے حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روش ہے، مدرسہ (منظر اسلام) بحیثیت تبلیغ دین اور جماعت (رضائے مصطفیٰ) بحیثیت تبلیغ عقائد اہلسنت بفضلہٖ تعالیٰ اسی روش اور اسوۂ حسنۂ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہیں۔

حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے مولوی عبد الباری صاحب کی دعوت پر اس جلسے میں بھیجا تھا جس کے دعوت نامے میں مولانا عبد الباری صاحب وغیرہ علمائے فرنگی محل کے ساتھ مجتہدین روافض کے بھی نام تھے اور یہ وہ وقت ہے جب مانٹی گو وزیر ہند ہندوستان آیا تھا اور سیلف گورنمنٹ کا ہندوستان میں ایک شور غوغا مچا ہوا تھا، مولانا عبد الباری صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ اس وقت اگر ہماری آواز کوئی وزن نہ رکھے گی تو دیوبندی تمام مسلمانوں کے نمائندے بن کر اہل سنت کو مضرت پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔

میرے ہمراہ حضرت مولانا ظہور حسین صاحب رامپوری صدر دار العلوم اور

جناب مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب اور صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب خلفائے اعلیٰ حضرت بھی تھے اور ہمیں اس جلسے میں جانا پڑا تھا جس میں روافض و وہابیہ وغیرہ بھی شریک تھے تو کیا تحفظ حقوق کے لئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمیں اجازت شرکت دینا عیاذاً بالمولیٰ تعالیٰ گمراہی وفسق کہا جاسکتا ہے اور کیا ہم سب شریک ہونے والے کسی گمراہی وفسق کے مرتکب ہوئے تھے؟ حاشا!

"الامور بمقاصدها وانما الاعمال بالنیات ولکل امری مانوی یعنی امور اپنے مقاصد کے ساتھ معتبر ہوتے ہیں اور اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی" (فاروقی)

عزیزم ان افترائات کا سبب صرف اور صرف یہی ہے کہ میں نے اس مسئلہ کے متعلق محض بطور افہام وتفہیم تبادلۂ خیالات کرنا چاہا تھا میں اہل سنت میں تفریق اور رضویوں پر فتوئ تضلیل وتفسیق ہرگز پسند نہیں کروں گا، میرے نزدیک جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچے حلقہ بگوش ہیں وہ اگر کسی غرض شرعی سے شریک ہوگئے ہیں تو ان پر میری فقہی نظر میں کوئی شرعی الزام نہیں ہاں جن کے عقائد فاسد ہوں جیسے عقائد رکھتے ہوں ویسے ہی حکم تکفیر یا تضلیل یا تفسیق کے مستحق ہوں گے۔

عزیزم میں نے تو اس بلائے عظیم کو دیکھتے ہوئے چاہا تھا کہ اہل سنت کی تشکیل

ہو جائے اور علمائے کرام ایک تنظیم کے تحت اپنی وہ آواز حق بلند کریں جو حضور پر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز تھی یعنی کفار و مشرکین سے موالات حرام ہونا اور یہ آواز حضور پر نور ہی کی آواز نہیں اللہ و رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدائے برحق ہے۔

ہماری آواز پر اہلسنت لبیک کہیں گے اور ہماری منظم جماعت کی آواز ملک وقوم میں اپنے سر کے کانوں ہی تک نہیں دلوں کی گہرائیوں میں اثر کرے گی، مسلمان لیگ وغیرہ کی رو میں نہ بہیں گے بلکہ ہمارے ساتھ ہم آواز ہوں گے اس طرح ہم لیگ کے شریک نہ سمجھے جائیں گے بلکہ لیگ ہماری آواز اٹھانے والی ہوگی، اس ''منظم جماعت علماء'' کی ہدایات لیگ اور تمام ادارات اسلامیہ کو مذہباً ماننا پڑیں گی، مسلمان ان مفاسد شرعیہ سے محفوظ ہو جائیں گے جن کا خطرہ اب محسوس کیا جاتا ہے۔

عرس سراپا قدس امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جو اکابر علمائے اہل سنت تشریف لائے تھے میں نے ان سب کو جمع کر کے اس تنظیم کی تحریک کی تھی مگر شومیٔ قسمت سے بعض حضرات کو ایک آنکھ نہ بھائی، مجلس مشاورت سے انھوں نے اس تفریق کو نظر استحسان سے دیکھا۔

پیارے عثمان! کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں نے جو یہ راہ عمل نکالی تھی اس میں کوئی شرعی نقص تھا؟ یا کوئی کفر و گمراہی کا راستہ تھا جس کی یوں تخریب روا رکھی گئی؟ مجھے اس کی

ان صاحبوں سے ضرور شکایت ہوئی اور ہے جب یہ سب بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا تو مجبوراً میں اور دوسرے صاحبان بھی اٹھ کر چلے آئے، زمانہ شناسی اگر ہوتی تو اس وقت دیو بندیوں پر بری بنی تھی جگہ جگہ انھیں ذلت ورسوائی کا سامنا تھا، مسلمان ان سے متنفر ہو رہے تھے اگر یہ ''تنظیم علمائے اہلسنت'' ہو جاتی تو ہماری آواز نہ صرف کانگریس کے لئے زلزلہ افگن ہوتی بلکہ احرار ''جمیعۃ العلماء'' دہلی اور تمام کانگریسی دیوبندی مولوی سب سے مسلمان جدا ہو کر اہلسنت کے ساتھ ہوتے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز حق بلند کرتے ان کی سچی غلامی کا دم بھرتے میں ضرور اس کی ضرورت محسوس کرتا تھا اور اس وقت جو ملک کی حالت مسلمانوں کے لئے ہے وہ کھلی آنکھوں کے سامنے ہے، مشرکین ہمارے دین اور مساجد کی توہین کر رہے ہیں، قربانیٔ گاؤ اور اذان جیسے شعائر دین بند کئے جا رہے ہیں، مسلمانوں کی جان و مال وعزت و آبرو سخت خطرے میں ہے، اسلام کے نام لیوا محض اس جرم پر کہ ''مسلمان'' ہیں ذبح کئے جا رہے ہیں، کیا اب بھی ضرورت شرعی کا تحقق نہیں ہوتا؟

حضرت سید محمد میاں صاحب نے مارہرہ شریف میں خود اس کا اعتراف کیا کہ حالت مخمصہ ہے، میں نے اس مسئلہ میں تنقیح کے متعلق بحث و تمحیص کے طور پر تقریر کی تھی، اس سے میری غرض کسی کی موافقت یا مخالفت ہرگز نہ تھی، میری اس تقریر کی بنا پر اتہامات وافترائات کئے جا رہے ہیں، میں اب بھی یہ کہنے کو تیار ہوں کہ ضرورت شرعیہ

کے وقت بہت سے محظورات مباح ہو جاتے ہیں بلکہ محرمات قطعیہ حتی کہ کلمۂ کفر بھی زبان پر لانا حلال وروا ہو جاتا ہے۔

خود قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے:

"اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" یعنی اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو ناچار ہو نہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

"تفسیرات احمدیہ" میں حضرت ملا احمد جیون قدس سرہ فرماتے ہیں:

"ثم هذه المحرمات انما حرم اكلها اذ كان في حالة الاختيار واما في حالة الاضطرار فحكمها الرخصة على ما صرح به في قوله تعالى فمن اضطر الآية، يعني فمن اضطر من جوع او شرب بحيث يخاف تلف نفس" یعنی ان محرمات کا کھانا اس صورت میں حرام ہے

جبکہ حالت اختیار میں ہواور اگر حالت اضطرار ہر تو حکم رخصت

ہے جیسا کہ اللہ کے اس قول ''فمن اضطر الآیۃ''

سے مصرح ہے یعنی اس قدر بھوک اور پیاس کا غلبہ ہو کہ

جان پر بن آئی ہو۔ (فاروقی)

اس آیت کریمہ میں تحریم میتہ ودم مسفوح وگوشت خنزیر اور جو چیز کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کی گئی ہو بنص قطعی بیان فرمائی گئی پھر ارشاد فرمایا گیا کہ یہ حرمت حالت اختیار میں ہے مگر حالت اضطرار میں ان کا استعمال بقدر ضرورت روا ہے یعنی سخت بھوک یا پیاس کے وقت جبکہ اندیشۂ ہلاکت ہو تو جان بچانے کیلئے بقدر سدرمق حیات سؤر یا مردار یا ایسی چیز جس پر وقت ذبح غیر خدا کا نام لیا گیا ہو کھانے کی رخصت ہے، ہمارے اکثر ائمۂ کرام کا مناسب مذہب مہذب یہی ہے کہ حرمت اصلاً باقی نہ رہی حتی کہ اگر صبر کیا اور اسی حالت میں مر گیا تو گنہگار مر گیا۔

اسی ''تفسیرات احمدیہ'' میں ارشاد فرمایا:

''وذھب اکثر اصحابنا الی انہ یرتفع الحرمۃ اصلاحتی

لو صبر و مات یموت آثما'' یعنی ہمارے اکثر ائمۂ کرام کا

مذہب یہ ہے کہ حرمت اصلاً باقی نہ رہی یہاں تک کہ اگر وہ

اسی حالت میں مر گیا تو گنہگار مرا۔ (فاروقی)

ہمارے یہ حضرات ائمہ کرام قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے استدلال فرماتے ہیں:

"وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ" یعنی وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو۔ (کنز الایمان)

اور جو کلام مقید باستثناء ہوتا ہے وہ صادر امر مستثنیٰ سے تعبیر ہوتا ہے تو ثبوت حرمت صرف حالت اختیار میں ہوا اور قبل تحریم اباحت تھی تو حالت اضطرار میں وہ بحالہا باقی رہی اور حرمت مرتفع ہوگئی کما افید فی التفسیر المذکور.

یہ تو ارتکاب محرمات قطعیہ کا جواز وقت ضرورت صحیحہ شرعیہ تھا جس کا ثبوت میں نے قرآن کریم سے دے دیا میں نے کہا تھا کہ اجرائے کلمہ کفر کی بھی ایسی حالت میں اجازت ہے، اسے بھی قرآن کریم ہی سے سن لیجئے۔

قال تعالیٰ:

"مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ" یعنی جس نے کفر کیا اللہ کے ساتھ بعد ایمان لانے کے مگر وہ کہ مجبور کیا گیا حالانکہ قلب اس کا ایمان کے ساتھ مطمئن تھا۔ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب کفار قریش نے ضعفائے مسلمین مثل حضرت بلال وخباب وعمار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم پر قابو پالیا تو ان کو باکراہ واجبار ارتداد و کفر پر مجبور کیا حتی کہ والدین حضرت عمار نے شہادت قبول فرمائی اور ایمان پر ثابت قدم رہے، کفار کے اکراہ کا کچھ اثر نہ لیا مگر حضرت عمار چونکہ ضعیف ونحیف تھے اور کوئی مفر کی صورت نہ تھی تو انہوں نے اپنی زبان پر کلمۂ کفر کا اجرا فرمایا مگر ان کا قلب مبارک ایمان کی تسلی وسکون سے مملو تھا، یہ بات حضور تاجدار دو عالم ﷺ تک پہنچائی گئی اور کہا گیا کہ معاذ اللہ عمار کافر ہو گئے، تو ارشاد فرمایا:

"کلا ان عمار امتلی ایمانا من قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ یعنی عمار سر سے پاؤں تک نور ایمان سے پر ہے اور ایمان اس کے گوشت اور خون میں مخلوط ہے"

اس کے بعد حضرت عمار روتے ہوئے حاضر ہوئے تو رحمت عالم ﷺ نے ان کا خون پونچھا اور ان کی چشمان مبارک اپنے ملبوس اقدس سے صاف فرمائیں اور ان سے ارشاد کیا کہ:

"یا عمار کیف وجدت قلبک حین اکرھت اے عمار جب تم مجبور کئے گئے تو تم نے اپنے قلب کو کیسا پایا؟"

تو عرض کیا کہ مطمئن بالایمان، ارشاد فرمایا کہ:

"ان عادوا لك فعدلهم اگر پھر تمہارے ساتھ کریں تو تم
ان کے ساتھ ایسا ہی کرو، یعنی پھر تم سے بالا کراہ کلمۂ کفر
کہلوائیں تو تم باطمینان قلب کہہ لو"

اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی، یہاں بھی "الامن اکرہ" استثناء متصل ہے یعنی:

"من اکرہ علی اجراء کلمة الکفر علی لسانہ و کان قلبہ
مطمئنا بالتصدیق فانہ لیس بکاذب او مفتر او مغضوب"

یعنی جو اپنی زبان پر اجرائے کلمۂ کفر کے لئے مجبور کیا جائے
اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو تو نہ وہ جھوٹا ہے نہ
مفتری نہ مغضوب۔ (فاروقی)

ہاں یہاں صرف رخصت ہے، عزیمت یہی ہے کہ صبر کرے اور اجرائے کلمۂ کفر زبان پر نہ کرے یہاں تک کہ قتل کیا جائے اور شہید مرے۔

علامہ مرغینانی صاحب "ہدایہ" نے "کتاب الاکراہ" میں فرمایا اگر اللہ کے ساتھ کفر یا سب نبی پر مجبور کیا جائے اور اسے اپنی جان یا کسی عضو کے کٹ جانے کا خوف ہو تو اسے جائز ہے کہ جس بات پر مجبور کیا جا رہا ہے اسے ظاہر کرے اور اپنے دل میں ایمان کو مخفی رکھے لحدیث عمار المذکور۔

کفار نے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر تم اسلام سے منحرف

ہو جاؤ تو ہم تمہاری جاں بخشی کر دیں گے تو حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم اگر تمام دنیا کی دولت میرے قدموں میں ڈال دی جائے تو بھی میں اسلام سے روگردانی نہ کروں گا، یہاں تک کہ سولی دئے گئے، حضور سرور کونین ﷺ نے ''سید الشہدا'' کا خطاب عطا فرمایا اور ایسے لوگوں کی نسبت ارشاد ہوا:

" ھو رفیقی فی الجنۃ" (یعنی وہ جنت میں میرے ساتھی ہیں۔ (فاروقی)

فقہائے کرام کے اقوال مبارکہ اس بارے میں بیش از بیش ہیں انہوں نے ضرور خود ایک اصل شرعی وضع فرمائی اور ارشاد فرمایا:

"الضرورات تبیح المحظورات" یعنی ضرورات شرعیہ سے ممنوعات شرعیہ مباح ہو جاتے ہیں۔ (فاروقی)

اور حدیث ''صحیح مسلم'' میں فرمایا:

"من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما یعنی جو شخص دو بلاؤں میں مبتلا ہو جائے تو وہ ان میں سے آسان کو اختیار کرے''

فقط۔ فقیر محمد حامد رضا قادری رضوی بریلوی غفرلہ

خادم سجادہ وگدائے آستانہ رضویہ بریلی شریف

از آستانہ رضویہ عالیہ قدسیہ محلّہ سوداگران بریلی شریف

بملاحظہ حامیٔ سنت جناب بابالعل صاحب سلمہ المولیٰ تعالیٰ............

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں لیگ کو بحالت موجودہ کہ اس کے اندر شرعی مفاسد ہیں اور بہت سے گمراہ بد مذہب بد دین شریک ہیں نظر استحسان سے نہیں دیکھتا اور اس بنا پر میں نے آج تک کسی کو اس کی شرکت کی اجازت نہیں دی مگر اس کے ساتھ ہی جو لوگ اس میں خالص سنی رضوی شریک ہو گئے ہیں ان پر سخت حکم دینے کو بھی اچھا نہیں سمجھتا کہ جب ان کی شرکت کسی شرعی نقطۂ نظر سے ہو تو تکفیر کیا معنی تضلیل و تفسیق کا بھی شرعاً حکم نہیں دیا جا سکتا۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے کہ اگر کفار کے مذہبی میلوں میں مسلمان بغرض تجارت چلا جائے تو شرعاً جائز ہے، سائل نے دریافت کیا کہ کافر و مرتد و مبتدع و بد مذہب و فاسق کو اگر جیسے ہیں ویسا ہی مانے تو ایسے لوگوں کو ابتدا بسلام کرنا، دوستی رکھنا وغیرہ وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کو بے ضرورت ابتدأ بسلام اور بلا وجہ شرعی مخالطت حرام، ان کے لئے افعال تعظیمی بالفاظ تعظیمی کا بھی یہی حکم فرمایا اور پھر فرمایا فاسق کا حکم آسان ہے مصالح دینیہ پر نظر کی جائے گی اس کے بعد

فرمایا اور مرتد مبتدع سے بالکل ممانعت ،ان سب کے بعد صاف صاف ارشاد فرمایا کہ ضرورت شرعیہ ہرجگہ مستثنیٰ ہے فان الضرورات تبیح المحظورات یعنی ضرورت شرعی سے ممنوع شرعی مباح ہو جاتا ہے میں اسے بہت تفصیل سے لکھنے کا قصد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

الغرض میں اپنوں کو جو خالصاً صحیح العقیدہ سچے سنی ہیں انہیں کافر فاسق گمراہ کہنا شرعی نقطۂ نظر سے ہرگز جائز نہیں رکھتا جو اس کے خلاف ہو وہ میرے خیال میں فقہ سے نابلد ہے جو مجھے اور دار العلوم منظر اسلام اور جماعت رضائے مصطفیٰ کو لیگی کہے وہ مفتری کذاب ہے کسی تحریر و تقریر سے وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکے گا فقط۔ ع

من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم　　تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

فقیر محمد حامد رضا قادری رضوی بریلوی غفرلہ

خادم سجادہ و گدائے آستانہ رضویہ بریلی شریف

سوال آمدہ ۲۱ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ متعلق مسلم لیگ

الجواب :- ملاحظہ حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت مکرمی حاجی ابوبکر حاجی احمد صاحب سکریٹری انجمن تبلیغ صداقت بمبئی سلمہ المولیٰ تعالیٰ۔

بعد تحیۂ مسنونہ وادعیۂ خلوص مشحونہ، آپ کا کرمنامہ وصول ہوا ہر سہ رسائل مذکورہ "مسلم لیگ کی زرین بخیہ دری، واحکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ" اور "الجوابات

السنیة علی زھاء السوالات الیگیة" مجھے ملے تھے مگر بعض دوسرے صاحب
ان کو دیکھنے کی غرض سے مستعار لے گئے تھے انہیں آج تک نہ دیکھ سکا اس لئے ان کے
متعلق اب تک کوئی اظہار خیال نہ کر سکا۔

میری حالت سے آپ غالباً آگاہ نہیں میں نہایت سخت علیل تھا سات آٹھ مہینے
تک صاحب فراش رہا حیات مستعار کی قطعا امید باقی نہ تھی زندگی سے دور موت
سے قریب تھا ابھی تک پوری صحت کافی قوت حاصل نہ ہوئی تھی کہ اس اثناء میں
میرے گھر میں سخت علالت ہوئی اور وہ جانبر نہ ہوسکیں نیز میری علالت ہی میں میری
ایک جوان بھتیجی اور میری ایک نواسی انتقال کر گئی پھر میرے عم محترم مولانا محمد رضا
خانصاحب نے انتقال کیا اس بنا پر ہجوم افکار اور اس کے ساتھ کثرت کار نے مجھے
بیکار کر رکھا، پھر ابھی تک بوجہ ضعف و نقاہت پیرانہ سالی اور دماغی کمزوری کی وجہ سے
کوئی دماغی محنت کا کام کرنے سے معذور ہوں، ذرا دیر کتاب دیکھنے سے دماغ
ماؤف ہو جاتا ہے، یہ وجوہ ہیں کہ میں ضروری سے ضروری مراسلات کے جوابات
نہیں دے سکتا اور تعویق و تاخیر پیش آجاتی ہے۔

میں لیگ کو بحالت موجودہ اچھا نہیں سمجھتا اس میں ضرور شرعی مفاسد ہیں جن کی
اصلاح کی ضرورت ہے، میں نے اس کی اصلاح کو محسوس کیا تھا کہ علماء اہلسنت اس کی
طرف متوجہ ہوں اور عوام جو سیا اب کی طرح بد مذہبوں، مرتدوں کے پنجوں میں پھنس

رہے ہیں اس سے محفوظ رہیں۔

کانگریس کی شاہی مسلمانوں کے لئے پیام موت تھی اس کا مجھے قلق تھا مگر علمائے اہل سنت کی طرف سے کوئی متفقہ آواز اس کے خلاف میں نہ اٹھی یہ کام کا وقت تھا کانگریسی مولوی اور دیوبندی اس وقت نہایت سخت ذلت و رسوائی کے گڑھے میں گر رہے تھے، ان کی کانگریس میں شرکت مسلمانوں کو ان سے نفور کر رہی تھی، جگہ جگہ ان پر لوگ حملہ آور ہوئے، داڑھیاں پکڑ پکڑ کر کفش کاوی کرتے۔

مگر افسوس ہمارے علماء کا جمود نہ ٹوٹا ان کی کوئی آواز مسلمانوں کے کان تک نہ پہنچی، کوئی صاحب اسلامی جھنڈا لے کر نہ اٹھے کہ تمام سنی اس کے نیچے جوق در جوق آجاتے اور ہماری ملک میں ایک آواز گونج جاتی، کفار و مشرکین گمراہ بد دین جماعتوں کے مقابل خالص اہل سنت کا ایک محاذ قائم ہو جاتا، جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی شریف سے خبیث کانگریس کی شرکت کی حرمت پر ایک نہایت مدلل فتویٰ قرآن کریم کے براہین کے ساتھ شائع ہوا حسین احمد وغیرہ تمام دیوبندی مولویوں کو میں نے بھی چیلنج دیا تھا کہ اس کی شرکت کا جواز ثابت کریں اور جن آیات قرآنیہ سے اس کی حرمت کا ثبوت دیا گیا ہے ان کا جواب دیں، کانگریس کے مظالم اس قابل نہیں کہ مسلمان بھول سکیں، افسوس صد افسوس کہ ہمارے علمائے اہل سنت و زعمائے ملت و اُمنائے سنت شریعت سوتے ہی رہے، اور وقت ضائع کر دیا۔

میں نے عرس اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تنظیم اہل سنت کے لئے بہت سے اکابر علماء کو جمع کر کے چاہا تھا کہ ہماری ایک متفقہ آواز ملک سے مسلمانوں کی حمایت کے لئے اٹھے، اور مسلمان ہمارے علماء کی آواز پر لبیک کہیں، اور بیدینوں کے پنجے سے اس طرح انہیں نجات ملے اور اغیار کی قیادت سے نکل کر علمائے اہل سنت کی قیادت میں ہم اپنا کام کریں مگر اس کی تخریب کر دی گئی جس کے مخرّب ہمارے ہی بعض افراد تھے، یہ ہماری غایت درجہ کی عاقبت نااندیشی اور زمانہ ناشناسی تھی۔

میں لیگ کو بحالت موجودہ کہ اس کے اندر شرعی مفاسد ہیں اور بہت سے گمراہ بد مذہب بد دین شریک ہیں نظر استحسان سے نہیں دیکھتا اور اس بناء پر میں نے آج تک کسی کو اس کی شرکت کی اجازت نہیں دی مگر اس کے ساتھ ہی جو لوگ اس میں خالص سنی رضوی شریک ہو گئے ہیں ان پر سخت حکم دینے کو بھی اچھا نہیں سمجھتا کہ جب ان کی شرکت کسی شرعی نقطۂ نظر سے ہو تو تکفیر کیا معنی تضلیل و تفسیق کا بھی شرعاً حکم نہیں دیا جا سکتا۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے کہ اگر کفار کے مذہبی میلوں میں مسلمان بغرض تجارت چلا جائے تو شرعاً جائز ہے، سائل نے دریافت کیا کہ کافر و مرتد و مبتدع و بد مذہب و فاسق کو اگر جیسے ہیں ویسا ہی مانے تو ایسے لوگوں کو ابتداً بسلام کرنا، دوستی رکھنا وغیرہ وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان کو بے ضرورت ابتداً بسلام اور بلا وجہ شرعی مخالطت حرام، ان کے لئے افعال تعظیمی بالفاظ تعظیمی کا بھی یہی حکم فرمایا اور پھر فرمایا فاسق کا حکم آسان ہے مصالح دینیہ پر نظر کی جائے گی اس کے بعد فرمایا اور مرتد مبتدع سے بالکل ممانعت، ان سب کے بعد صاف صاف ارشاد فرمایا کہ ضرورت شرعیہ ہر جگہ مستثنیٰ ہے فان الضرورات تبیح المحظورات یعنی ضرورت شرعی سے ممنوع شرعی مباح ہو جاتا ہے میں اسے بہت تفصیل سے لکھنے کا قصد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

الغرض میں اپنوں کو جو خالصاً صحیح العقیدہ سچے سنی ہیں انھیں کافر فاسق گمراہ کہنا شرعی نقطۂ نظر سے ہرگز جائز نہیں رکھتا جو اس کے خلاف ہو وہ میرے خیال میں فقہ سے نابلد ہے جو مجھے اور دار العلوم منظر اسلام اور جماعت رضائے مصطفیٰ کو لیگی کہے وہ مفتری کذاب ہے کسی تحریر و تقریر سے وہ ہرگز ثابت نہیں کر سکے گا فقط۔ ع

من آنچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

فقیر محمد حامد رضا قادری رضوی بریلوی غفرلہ

خادم آستانہ رضویہ و گدائے سجادہ عالیہ بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱)...... مذہبی نقطۂ نظر سے پارلیمنٹری بورڈ کیسا ہے؟ اور اس کی شرکت اور اعانت وحمایت کا کیا حکم ہے؟

(۲)...... اگر کسی عالم سے کوئی مذہبی سوال ہو تو اس کا کسی کی رورعایت سے جواب نہ دینا کیسا ہے بینوا و توجروا۔

الجواب:- گاندھی گردی کی نامبارک مردہ تحریکوں کے اواگون کی جون خلافت کمیٹی تھی اس کی ٹکٹی نکل جانے پر دوسری جون یونٹی بورڈ بدلی، اب اسی نے تیسری جون مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے نام سے جنم لیا ہے۔ ؎

بہر رنگے کہ خواہی می پوش
من انداز قدت رامی شناسم

بلاشبہ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کانگریس کا طفل نوزائیدہ ہے، اس کے ارباب بست وکشاد وہی ہیں جو خلافت کمیٹی کے تھے، ان کی اسلام فروشیوں، کفر نوازیوں کے کارنامے "تحقیقات قادریہ" وغیرہ رسائل اہل سنت میں مفصل درج ہیں کس نے نہ دیکھا کہ بریلی میں جو پارلیمنٹری بورڈ کا جلسہ ہوا اس میں چوٹی کے وہابیہ دیوبندیہ خذلھم اللہ تعالیٰ ہی بھرے ہوئے تھے وہی اس کے گل سرسبد واہل حل وعقد تھے جو جماعت اللہ ورسول کو گالیاں دینے والوں کی جماعت ہو اللہ ورسول اس سے بیزار وبری

ہیں (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) وہ ہرگز مسلمان کی جماعت کہلانے کا حق نہیں رکھتی اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ نے جو احکام قرآن وحدیث کے دلائل وبراہین کی روشنی میں خلاف کمیٹی کے متعلق دیئے تھے وہی پارلیمنٹری بورڈ کے متعلق ہیں۔

کیا عزیزان اہل سنت ان سے نابلد ہیں؟ کیا وہ ارشادات عالیہ فراموش کردینے کے قابل ہیں؟ فقیر اپنے زاویۂ نگاہ سے پارلیمنٹری بورڈ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اور اس کے ساتھ تعاون وشرکت عمل، اس کی حمایت واعانت کو مذہبی نقطۂ نظر سے ناجائز وحرام جانتا ہے، الیکشن کی اہمیت ہرگز ناسخ احکام شریعت نہیں ہوسکتی۔

من آنچہ شرط بلاغ ست باتو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

(۲)...... کسی مذہبی سوال کا بے عذر شرعی جواب نہ دینا گناہ ہے اس کے متعلق وعید شدید آئی ہے حدیث میں ہے:

"من سئل عن علم فکتمہ الجم بلجام النار یعنی جس سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے اس کو چھپایا تو اس کے منہ پر آگ کی لگام چڑھائی جائے گی"

دوسری حدیث میں فرمایا:

"الساکت عن الحق شیطان اخرس یعنی حق سے خاموش

رہنے والا گونگا شیطان ہے"

مذہب میں رورعایت مداہنت حرام ہے قال تعالیٰ:

"وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ یعنی وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں"(کنزالایمان)

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد حامد رضا قادری رضوی بریلوی غفرلہ

خادم سجادہ وگدائے آستانہ رضویہ بریلی شریف

چہ می فرمایند علمائے دین اندریں مسئلہ کہ

مسلمانے دیگر یک مسلمان معروف النسب را ناحق دشنامہائے ناسزا یعنی حرام زادہ وبدطینت گفت وزنے محصنہ پاکیزہ را متہم بزنا کرد واستفتائے شریعت را ہم انکار نماید یعنی چوں اورا عالمے گفت کہ برہچنیں قول تو بحسب شرع فتوی باشد گفت کہ "من چندیں استفتہائے شرع را حدث کردہ برباد دادہ ام ونیز خواہم داد" پس بحسب شرع شریف ودین منیف چہ حکم دارد ومخالطت ومجالست با اوروا باشد یانہ بینوا توجروا۔

الجواب: ۔۔سب وشتم مسلم بے وجہ شرعی سخت کبیرہ است حرام قطعی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"سباب المسلم فسوق دشنام دادن مسلمان را معصیت ست

کبیرہ رواہ البخاری و مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم عن ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ"

وی فرمایند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"ساب المسلم کالمشرف علی الھلکۃ مسلم رادشنام دہندہ گویا در ہلاکت زنندہ رواہ الامام احمد و البزار عن عبد اللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ تعالی عنھما بسند جید"

نیز می فرمایند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"من اذی مسلماً فقد اذانی ومن اذانی فقدا اذی اللّٰہ کسے کہ مسلمان را ایذا داد مابدولت را ایذا داد (سرت گردم و قربانت شوم) و ہر کہ مابدولت را ایذا داد منتقم حقیقی را ایذا داد (عز جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن"

واو تعالیٰ شانہ می فرماید:

"وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ"

وی فرید جل جلالہ:

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا

وَالآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً لاریب کسانیکہ اللہ ورسول را

ایذامی دہند خدای ایشان رالعنت کردہ است در دنیا و آخرت

مہیا کردہ است مرایشان راعذاب دردناک وخوار کنندہ''

پس از فرمان حضور سرور دو جہاں علیہ التحیۃ والثنا کہ بروفق شکل اولست نتیجہ کہ حاصل شد'' من اذی مسلما فقد اذی اللّٰہ ''صغری کنیم وآیۃ کریمہ'' ان الذین یوذون الآیہ'' راکبری پنداریم نتیجہ بہیچہ برمی خیزد کہ برناحق شاتم مسلم بلاہامی ریزد و ہمچنیں است حکم قذف محصنہ کی بے حجت شرعیہ معصیت ست کبیرہ سزایش ہستاد درہ و نامقبول شہادت ابدیدت برآن طرہ۔

پس درصورت مستفسرہ ایں کس ناکس فاسق ست وبرفسقش خود قرآن ناطق:

''وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَداً وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

وآنچہ نسبت فتاوی شرعیہ چنیں وچناں گفت وبصریح استخفاف گل دیگر شگفت از اثم وفسوق بالا تاخت وسند آن کفر برجام ایمانش انداخت بتوبہ وانابت پرداز دو کلمہ شہادت بصدق قلب برزبان راند ورنہ عجب نے کہ شامت ایں کلمات کفر بسوئے خاتمہ انجامد وبرہمیں ارتداد جان از دست بازد۔

در ''خلاصہ'' می فرماید:

"لو قال مرا با مجلس علم چہ کار او قال من یقدر علی اداء ما یقولون یکفر اھ"

در ''عالمگیری'' ست:

"لو القی الفتوی علی الارض وقال ایں چہ شرعست کفراہ ملخصًا"

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری در ''شرح فقہ اکبر'' ارشاد می نماید:

"القی الفتوی علی الارض ای اھانۃ کما یشیر الیہ عبارۃ الالقاء او قال ماذا الشرع ھذا کفراہ"

الحاصل ایں کس ناکس فاسق یعنی چہ فاش مرتد ست ومخالطت ومجالست باو بالاجماع حرام وموجب ہزاراں آثام. و نسئل اللّٰہ عفو والعافیۃ فی الدین و الدنیا و الآخرۃ واللہ سبحٰنہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم.

کتبہ محمد ن المعروف بحامد رضا

کانہ لہ اللہ تعالیٰ بجاہ جلیبہ المجتبی علیہ افضل التحیۃ الثناء

ترجمہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ایک مسلمان نے ایک دوسرے معروف النسب مسلمان کو ناسزا گالیاں دیں یعنی